کے مقابلہ میں کہیں زیادہ بیدار مغز، روشن خیال اور عملاً متحرک و فعال ہیں۔ چنانچہ وہاں ان کی کئی انجمنیں ہیں جنھوں نے اس سلسلہ میں شاندار خدمات انجام دی ہیں۔ کیرالا کی مسلم ایجوکیشنل ایسوسی ایشن اب تک ۳۵ ہائی اسکول، چند کالج (جن میں مڈیکل اور انجینئرنگ کالج بھی شامل ہیں) متعدد زچہ خانے، یتیم خانے، اساتذہ کے لئے ٹریننگ اسکول اور شبینہ مدارس وغیرہ قائم کرچکی ہے اور مزید برآں تین لاکھ روپیہ سالانہ کے وظائف مستحق اور ضرورتمند طلبا کو تقسیم کرتی ہے۔ مدراس میں ساؤتھ انڈین ایجوکیشنل ٹرسٹ (SIET) کے ماتحت اس سلسلہ میں جو کچھ ہوا ہے برہان میں اس کا ذکر تفصیل سے آچکا ہے۔

جنوبی ہند کی ان تعلیمی سوسائٹیوں کا کام ان کی چار ریاستوں تک ہی محدود تھا لیکن ملک کے حالات کا اقتضا تھا کہ آل انڈیا تحریک کی حیثیت سے اس اہم اور ضروری کام کو سرگرمی اور جوش کے ساتھ شروع کیا جائے۔ چنانچہ ۱۹۷۰ء میں جب کالیکٹ میں جنوبی ہند کے مسلمانوں کی ایک عظیم تعلیمی کانفرنس منعقد ہوئی تو وہاں "آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل سوسائٹی" بھی قائم کی گئی اور رجسٹریشن ایکٹ کے ماتحت اسے رجسٹرڈ بھی کرالیا گیا۔ اس سوسائٹی کے قیام کے بعد اس کا پہلا اجلاس "آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس" کے نام سے ۱۹۷۱ء میں بمبئی میں ہوا اور دوسرا اجلاس گذشتہ ماہ نومبر میں پٹنہ میں ہوا جس کا افتتاح شیخ محمد عبداللہ نے کیا۔ محترمہ لیڈی انیس امام نے خطبۂ استقبالیہ پڑھا اور جسٹس بشیر احمد سعید صاحب نے صدارت کی۔ ملک کے اطراف واکناف سے آٹھ سو کے قریب نمائندوں اور مندوبین نے شرکت کی۔ کانفرنس ۱۶ سے ۱۸ نومبر تک تین دن رہی۔ ہر اجلاس عام میں خواص اور عوام نے بتعداد کثیر جس جوش و خروش سے شرکت کی اس سے تحریک خلافت کے جلسوں کی یاد تازہ ہوگئی، ان تین دنوں میں متعدد سیمنار بھی تعلیم نسواں، عام تعلیم، ٹکنکل ایجوکیشن، بنیادی مذہبی تعلیم، اعلیٰ مذہبی تعلیم، اور مسلمانوں کے سماجی اور اقتصادی معاملات و مسائل